

۲۰

مردوں و عورتوں کیلئے

# مخصوص مسائل

اس مجموعہ میں وہ مسائل منتخب کر کے لکھے گئے ہیں جن کے دریافت کرنے سے مرد و عورت شرماتے ہیں اور انکے معلوم نہ ہونے سے اکثر گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں،

عطا الرحمن

مکتبہ رحمانیہ  
اقرار سنٹر غازی پور  
اردو بازار لاہور



عطا

مردوں و عورتوں کیلئے

# مخصوص مسائل

اس مجموعہ میں وہ مسائل منتخب کر کے لکھے گئے ہیں جنکے دریافت کرنے سے مرد و عورت شرماتے ہیں اور انکے معلوم نہ ہونے سے اکثر گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

جامع

عطار الرحمن ضا

ناشر

اقرب سرائے بازار لاہور  
۱۸- اردو بازار

مکتبہ رحمانیہ

## فہرست مضامین مخصوص مسائل

۳۵	کافروں کے نکاح کا بیان	۳	وضو کا بیان
۳۶	بیمبوں میں برابری کرنا کا بیان	۴	غسل کا بیان
۳۶	خصی سے پہلے طلاق ہو جائیگا بیان	۱۲	جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا
۳۷	تین طلاق دینے کا بیان	۱۶	جن چیزوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے
۳۷	کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان	۱۷	حیض اور استحاضہ کا بیان
۳۸	طلاق جبی میں حجت کیلئے کا بیان	۲۱	حیض کے احکام کا بیان
۳۹	بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانیگا بیان	۲۳	استحاضہ کے احکام کا بیان
۴۱	بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان	۲۵	تھاس کا بیان
۴۲	کفارہ کا بیان	۲۷	تھاس و حیض وغیرہ کے احکام
۴۶	لعان کا بیان	۲۹	نجاست کے پاک کرنے کا بیان
۴۶	عدت کا بیان	۰	نماز کا بیان
۴۹	موت کی عدت کا بیان	۰	جوان ہونے کا بیان
۵۲	ردی کی طہرے کا بیان	۳۰	کفائے کا بیان
۵۲	رہنے کے لئے گھر لے کر کا بیان	۳۱	جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے
۵۲	لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان	۳۲	دلی کا بیان
		۳۳	مہر کا بیان

اس کتاب کے جراحہ حقوق اور عکس کثرت کے جراحہ حقوق ناشر کیلئے محفوظ ہیں  
اس لئے کوئی صاحب بیفہمازت ناشر چاہئے کا ارادہ نہ کریں۔

## وضو کا بیان

مسئلہ جو چیزیں پیشاب و پاخانہ کے مقام سے نکلیں ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے پیشاب و نذی و نسی اور دوی و کثیر یا پتھری اور کاخ و ہودغیر کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ کتنی ہی تھوڑی مقدار میں کیوں نہ ہو۔  
(مالگیری جلد اول)

مسئلہ اگر کسی شخص کو پیشاب نکل آنے کا خوف ہو اس وجہ سے وہ پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھ لے اگر وہ روئی نہ رکھے تو پیشاب نکل آوے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور جب تک پیشاب روئی میں ظاہر نہ ہو جائے تب تک اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ (مالگیری جلد اول)

مسئلہ مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یوں ہی خیال کرنے سے اگر عورت کی آگے کی راہ سے پانی آ جاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے نذی کہتے ہیں۔

مسئلہ بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسدار پانی جو عورت کے آگے کی راہ سے آتا ہو تو وہ پانی نجس ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بعض علماء اس کے خلاف بھی کہتے ہیں مگر احتیاط اسی میں ہے۔

مسئلہ پیشاب یا نذی کا قطرہ عورت کے پیشاب کے مقام سے سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کمال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو

ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کیلئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔  
مسئلہ مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کا پیشاب کا مقام مل جائے  
اور کچھ کپڑا وغیرہ بیچ میں آئے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر دو عورتیں  
اپنے اپنے پیشاب کے مقام ملا دیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن ایسا کرنا  
نہایت بُرا اور گناہ ہے۔ دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے

ایک ہی حکم ہے

مسئلہ اگر کسی شخص کے مشترک حصے یعنی پائونچانہ کے مقام کا کوئی جزو  
باہر نکل آئے (جسے کایج نکلنا کہتے ہیں) تو اس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ  
اندر چلا جائے یا کسی لکڑی وغیرہ کے ذریعہ اندر پہنچا گیا ہو۔

مسئلہ ندی اور ددی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ پیشاب کے بعد  
جو مٹیائے رنگ کا گارڈ یا پانی آتا ہے اسے ددی کہتے ہیں۔

مسئلہ وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے ادپر کی مردار کھال نوچ ڈالی  
تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا اور نہ اتنی جگہ دوبارہ پانی پہنچانا ضروری ہے۔  
مسئلہ وضو کے بعد اپنا ستر کھل گیا یا اور کسی کے ستر پر نظر پڑ گئی تو اس  
سے وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ اگر وضو کر کے اپنے پیشاب کا مقام چھو لے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ مرد ہو  
یا عورت۔

مسئلہ عورت کو پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر  
**غسل کا بیان** پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے۔ اگر پانی نہ پہنچے گا تو

غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر مرد کی ختنہ نہ ہوئی ہوں تو اس کھال کے اندر پانی پہنچائے بغیر غسل نہ ہوگا جو ختنہ میں کاٹ دی جاتی ہے۔

**مسئلہ** سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے مرد کے نیکلے یا عورت کے نیکلے۔

**مسئلہ** اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔

**تنبیہ:** جوانی کے جوش کے وقت اول اول جو پانی نکلتا ہے اسے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے کم نہیں ہوتا اس کو مذی کہتے ہیں اور جب خوب مزہ

اگر جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اس کو منی کہتے ہیں اور پیمان ان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا

ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے اور مذی پٹی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے سو فقط مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں

ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

**مسئلہ** جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری عورت کے آگے کی راہ

میں اندر چلی جاوے اور چھپ جاوے تو دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے

چاہے منی نیکلے یا نہ نیکلے اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے

لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا بڑا گناہ ہے۔

**مسئلہ** اگر کسی کی سپاری کٹی ہوئی ہو تو سپاری کے مقدار عضو جب داخل

ہو جائیگا تو غسل واجب ہو جائے گا خواہ منی نیکلے یا نہ نیکلے۔

مسئلہ اگر کسی چوپائے جانور کے دخول کے یا مردے کے یا کسی چھوٹی لڑکی کے جو جماعت کے قابل نہ ہو تو بغیر انزال کے غسل واجب ہوگا۔ (عالمگیری) مسئلہ جو خون عورت کو ہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے۔ اس کو حیض کہتے ہیں۔ جب یہ خون بند ہو جاوے تو غسل کرنا فرض ہے اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں۔ اس کے بند ہونے پر بھی غسل کرنا فرض ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے حیض کے ساتھ منی نکلنا مرد کی بیماری کا اندر چلا جانا۔ حیض اور نفاس کا خون بند ہو جانا۔

مسئلہ چھوٹی لڑکی سے اگر مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس لڑکی پر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈالنے کیلئے اسے غسل کرنا چاہئے۔ مسئلہ سوتے میں عورت نے مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا یا مرد نے خواب میں کسی عورت سے صحبت کی اور مزہ بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس صورت میں غسل واجب نہیں ہے البتہ اگر منی نکل آئی تو غسل واجب ہے اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگنا۔ معلوم ہو لیکن یہ خیال ہو کہ یہ منی نہیں ہے تب بھی غسل واجب ہے مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ نہانے کے بعد عورت کے مقام سے شوہر کی منی نکل آئی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہو گیا پھر نہانا واجب نہیں۔ مسئلہ اگر شوہر کی منی نکل آئی اور غسل کر لیا پھر نہانے کے بعد اور منی نکل

آئی تو پھر نہانا واجب ہے۔ اس مقام پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اگر منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے الگ ہو جائے اور کچھ حصہ اس کا خارج ہو اور کچھ حصہ کسی وجہ سے اندر رک جائے اور غسل کرنے کے بعد خارج ہو تو دوبارہ غسل واجب ہوتا ہے اور اگر غسل کے بعد بلا شہوت کے جدید منی نکلے تو اس پر دوبارہ غسل واجب نہیں۔ اصل قاعدہ وجوب غسل مکرر کا یہ ہے لیکن چونکہ اس کا معلوم ہونا مشکل ہے کہ جو منی بعد غسل بلا شہوت کے نکلی ہے وہ منی پہلی ہے یا جدید ہے اس لئے فقہانے امارت کا لحاظ کیا اور کہا کہ جو منی قدرے چالیس پچاس قدم چلنے کے قبل نکلے یا سونے اور پیشاب کرنے کے قبل نکلے تو وہ منی پہلی ہے اس لئے غسل دوبارہ کرے اور اگر زیادہ چلنے پھرنیکے بعد نکلے یا سونے یا پیشاب کرنے کے بعد بلا شہوت نکلے تو وہ منی جدید ہے اس کے نکلنے سے دوبارہ غسل واجب نہیں۔

مسئلہ بیماری کی وجہ سے یا بوجھ اٹھانے سے یا کہیں سے گر پڑنے سے یا اور کسی وجہ سے مرد کے یا عورت کے اگر منی نکل آئی مگر جوش اور شہوت خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جاوے گا۔

مسئلہ میاں بی بی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرز کو یاد ہے نہ عورت کو تو دونوں نہایہ یوں احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں کیس کی منی ہے۔ مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہووے تو اس کو غسل کر لینا مستحب ہے۔ البتہ اگر حالت کفر میں اس پر غسل فرض ہوا ہو اور وہ نہ تھایا ہو یا نہایا ہو



مگر شرفا اس کا غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔

مسئلہ جب کوئی مردے کو نہلائے تو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ جس پر نہانا واجب ہے۔ اگر وہ نہانے سے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے

تو پہلے اپنے ہاتھ اور منہ دھو لیوے اور کئی کر لیوے تب کھائے پئے اور

اگر بے ہاتھ منہ دھوئے کھاپی لے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسئلہ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور مسجد پر جانا

جائز نہیں اور قرآن شریف کا پڑھنا بھی منع ہے۔

مسئلہ اگر اپنی جگہ سے منی شہوت سے جدا ہوئی مگر اس نے انگلی وغیرہ لگا کر

سوراخ بند کر لیا اور جب شہوت جاتی رہی تو منی نکلی تو اس صورت میں بھی

غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اس کی منی اس کھال میں رہ جائے

جو ختنہ میں کاٹ دی جاتی ہے تو غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ جس مرد کے خبیثے کٹ گئے ہوں اور وہ اپنے خاص حصے کا سرکری

عورت کے مقام میں داخل کر دے تو اس صورت میں بھی دونوں پر غسل فرض

ہوگا۔

مسئلہ جس شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو رجبہ جریان کی وجہ سے

ہوتا ہے تو اس پر غسل فرض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر ایسے مریض کو شہوت سے

منی آئے تو غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ اگر کوئی مرد اپنا خاص عضو کسی عورت یا مرد کی ناف میں یا زونوں

میں داخل کر دے اور منی نہ نکلے تو اس صورت میں غسل فرض نہ ہوگا۔  
مسئلہ اگر کوئی مرد یا عورت خواب میں اپنی منی نکلے ہوئے دیکھے اور  
جاننے کے بعد کپڑوں پر تری یا اور کوئی منی کا اثر معلوم نہ ہو تو غسل واجب  
نہیں ہے اگرچہ خواب میں منی نکلنے کی لذت بھی محسوس ہوئی ہو۔

مسئلہ عورت اپنے مقام خاص میں اگر کسی وجہ سے خود دانی رکھے یا  
دانی سے رکھوائے تو اس پر غسل فرض نہیں ہے۔

مسئلہ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا  
اور مسجد میں جانا جائز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام اور کلمہ اور ورد و شریف  
پڑھنا جائز ہے اور اس قسم کے مسئلوں کو ہم انشاء اللہ حیض کے باب میں  
بیان کریں گے۔

مسئلہ تغیر کی کتابوں کو بے نہائے اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ  
کے قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے پھولے پر سوتا ہو جس پر منی لگ کر خشک ہوگئی  
تھی پھر اسکو پسینا آیا اور اس سے وہ پھونتا تر ہو گیا تو اگر اس پھولے کی تری  
کا اثر اس کے بدن پر ظاہر نہیں ہوا تو اس کا بدن ناپاک نہ ہوگا۔ اگر پھولے کی  
تری کا اثر بدن پر ظاہر ہو جائیگا تو بدن ناپاک ہو جائیگا اس کا پاک کرنا واجب ہوگا۔  
مسئلہ پیشاب یا غائتہ کے بعد ڈھیلے سے استنجا کر لینا کافی ہے بشرطیکہ  
غرض کی جگہ سے پھیلا نہ ہو اگر غرض کی جگہ سے پھیل گیا ہو تو پانی سے بھی پاک  
کرنا ضروری ہے اور اگر ایک درم کے برابر پھیل گیا ہو تو پانی سے استنجا کرنا

واجب ہے۔

مسئلہ پیشاب کا استنجہ کا قاعدہ یہ ہے کہ ذکر کو پیشاب گاہ کو بائیں ہاتھ سے پکڑے اور بائیں ہاتھ میں ڈھیل لے اور اتنی دیر تک ڈھیلے سے خشک کرے کہ دل گواہی دے کہ اب قطرہ وغیرہ جو آنا تھا آچکا اب اور قطرہ نہیں آئے گا اور بعض نے لکھا ہے کہ چند قدم چل کر استنجا کرے یا دابنی ٹانگ کو بائیں ٹانگ پر پیٹے تاکہ کوئی قطرہ نہ نکلا ہو تو وہ نکل آوے۔ اصل یہ ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے کہ جو نجاست سوراخ میں تھی وہ تمام نکل آئی تو استنجا ہو گیا۔ اس کے بعد پانی سے بھی دھو لینا بہتر ہے۔ اگر سپاری پر پیشاب پھیل گیا ہو تو دھونا واجب ہے۔

مسئلہ پیشاب کر کے ڈھیل کر لیا پانی سے استنجا نہیں کیا اور وضو کرتے وقت پانی سے استنجا کرنا یا نہیں رہا اور وضو کرنے کے بعد یا دابنی ٹانگ پانی سے استنجا کرنا نہیں تو یاد آنے پر استنجا کر لے اور اگر نماز میں یاد آیا کہ پانی سے استنجا نہیں کیا اگر یہ گمان ہے کہ سپاری پر ایک درہم کے قریب نجاست نہیں لگی تھی تو نماز پڑھ لے۔ نماز ہو جائے گی اور اگر سپاری پر پھیلنے کا یقین ہے تو نماز توڑ کر استنجا کر کے نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر نماز کے بعد یاد آئے کہ میں نے پانی سے استنجا نہیں کیا تھا تو خیال کرے اگر ایک درہم کے قریب نجاست کے پھیلنے کا یقین ہو تو دوبارہ استنجا کر کے نماز پڑھے۔ اگر یقین ہو کہ ایک درہم تو کیا ایک دو چاندل کے قریب ہی پھیلا ہو گا تو دوبارہ ٹوٹنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ استفاضہ والی عورت کو ہر نماز کے وقت استنجا کرنا واجب ہے۔  
 مسئلہ کسی کو قطرہ آنے کا مرض ہے تو اسکو ہر نماز کے وقت استنجا کرنا در قطرہ  
 آنے کی جگہ کا پکڑا دھونا واجب ہے یا وہ تہ بند و پا جامہ بدلنا ضروری ہے۔  
 مسئلہ کسی کا بایاں ہاتھ شل ہو جائے یا کٹ جائے اور پانی ڈالنے والا نہیں  
 ہو تو پانی سے استنجا کرنا اس پر ضروری نہیں۔ صرف ڈھیلے ہی کافی ہیں اور اگر  
 جاری پانی پر قادر ہو تو دھونے ہاتھ سے استنجا کرے۔ (ما لگیری جلد اول)  
 مسئلہ بیمار تو می کی بیوی اور باندی نہ ہو اور اس کا بیٹا یا بھائی ہو اور وہ خود  
 وضو نہیں کر سکتا تو اس کو اس کا بیٹا یا بھائی وضو کرادے مگر استنجا نہ کرادے  
 کیونکہ وہ اس کے ذکر کو نہیں چھو سکتا استنجا اس سے ساقط ہو جائیگا۔ اسی  
 طرح عورت کا شوہر نہ ہو تو بیٹی بہن اس کو وضو کرادیں مگر استنجا وہ بھی کر لیں  
 کیونکہ ان کو بھی مستنجے کی جگہ ہاتھ لگانا منع ہے۔ اس عورت سے بھی استنجا  
 ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ایک ڈھیلے سے ایک بار استنجا کرے دو بارہ نہ کرے یعنی جس ڈھیلے  
 کو ایک مرتبہ استعمال کر لیا جائے اس کو دوبارہ استعمال نہ کرے ہاں اگر ایک  
 ڈھیلہ آٹا پڑا ہے کہ اس کے ایک حصہ سے ایک دفعہ کر لیا دوسری دفعہ دوسرے  
 حصہ سے کر لیا تو جائز ہے۔ (مستعمل جگہ کو دوبارہ استعمال نہ کرے)۔  
 مسئلہ کھڑے ہو کر لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی مجبور  
 ہو تو مضائقہ نہیں۔

## جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان

مسئلہ دن میں کوئی سو گیا اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ مرد عورت کا ساتھ لیٹنا۔ ہاتھ لگانا یا پیار کرنا یہ سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ رات کو نہانے کی ضرورت ہو گئی مگر غسل نہیں کیا۔ دن کو نہایت بھری روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہا وہ تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ ناپاک رہنے اور نماز نہ پڑھنے کا گناہ الگ ہوگا۔

مسئلہ اگر روزہ کی حالت میں ہبستری کی تو روزہ ٹوٹ جائیگا اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دیوے۔ جب مرد کی پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہو جائیں گے چاہے انزال ہو یا نہ ہو (یعنی منی نکلے یا نہ نکلے)۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر روزہ دار اپنے عضو مخصوص کو اپنے ہاتھ سے یا کسی اور کے ہاتھ سے مس کرے یا ہلوائے اور انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر کسی مردہ سے یا جانور سے اپنے عضو مخصوص کو رگڑایا مس کیا

اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں (عالمگیری)  
مسئلہ ایک عورت سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کی  
تو اس عورت کا روزہ جاتا رہا اس پر قضا واجب ہے اور صحبت کر نیوالے پر  
دونوں واجب ہیں۔ قضا بھی اور کفارہ بھی۔

مسئلہ کسی عورت سے زبردستی صحبت کی تو عورت پر قضا لازم ہے کفارہ  
نہیں اور مرد پر دونوں لازم ہیں قضا و کفارہ۔ ہاں اگر وہ شروع میں راضی  
نہیں تھی مگر انزال سے پہلے راضی ہو گئی تو اس پر بھی دونوں چیزیں لازم ہیں۔  
مسئلہ کوئی مرد سو رہا تھا کسی نے اس کے عضو مخصوص کو مساس کیا اور  
انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر کسی نے اپنی بیوی یا لونڈی وغیرہ کے بوسے لئے اور انزال ہو گیا  
تو روزہ فاسد ہو گیا۔ قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)  
مسئلہ اگر کسی جانور کے بوسے لئے اور انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔  
مسئلہ اگر عورت کو کپڑے کے اوپر سے مساس کیا اور انزال ہو گیا تو اگر اس  
کے بدن کی حرارت معلوم ہوئی تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔  
مسئلہ اگر کسی جانور کی فرج کو ہاتھ سے مساس کیا اور انزال ہو گیا تو روزہ فاسد  
نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر کسی عورت کے منہ کو یا فرج کو بار بار دیکھا یا ایک ہی دفعہ دیکھا  
کہ انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر صرف خیال باندھنے و  
تصور سے انزال ہو گیا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ اگر عورت نے شوہر کے عضو مخصوص کو مساس کیا، اور شوہر کو انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر نے خود بیوی سے اس امر کی خواہش کی کہ وہ اس کے عضو کو مساس کرے تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔ حالانکہ عورت کو انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اگر ان صورتوں میں انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائیگا قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب ہوگا۔

مسئلہ اگر کسی کو جماعت کرتے دیکھ کر انزال ہو جائے یا کسی کے عضو مخصوص کو دیکھ کر انزال ہو جائے یا کسی ایسے تصور سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا صرف غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ اگر د عورتیں باہم آپس میں مساحت کریں یعنی آپس میں مشغول ہوں اور دونوں کو انزال ہو جائے تو دونوں کا روزہ فاسد ہو گیا۔ قضا لازم ہے کفارہ لازم نہیں۔

مسئلہ کسی نے صبح صادق سے پہلے دخول کیا اور جب صبح کے طلوع کا خوف یا اطلاع ہوئی فوراً باہر نکال لیا اور انزال ہو گیا اور اس وقت صبح ہو چکی تھی تو اس پر قضا لازم نہیں اور نہ روزہ ٹوٹا اسی طرح اگر بھولے سے دخول کیا صبح صادق سے پہلے دخول کیا اور یاد آئے ہی یا صبح کی اطلاع ہوتے ہی فوراً نکال لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا اگر یاد آنے کے بعد یا صبح صادق کی اطلاع ہونیکے باوجود اس کو متھوڑا اور اندر کر دیا یا یعنی دھکا لگا دیا یا اسی طرح ٹھیکر ہا فوراً نہیں نکالا تو اس کا روزہ فاسد ہو گیا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (حالیہ)

مسئلہ جس شخص نے روزہ کی حالت میں دونوں راستوں میں سے فرج و مقعد کسی راستہ میں اپنے عضو مخصوص کی سپاری عمداً داخل کر دی تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں خواہ انزال ہو یا نہ ہو (منی نکلے یا نہ نکلے) و فحش پر دونوں چیزیں واجب ہیں اگر عورت راضی نہیں تھی اور اخیر تک راضی نہیں ہوئی تو اس پر صرف قضا لازم ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا مگر عورت شروع میں راضی نہیں تھی لیکن پھر وہ تابعدار ہو گئی تو اس پر بھی دونوں چیزیں واجب ہیں، یعنی عورت نے اپنے بدن کو ساکن کر دیا جس طرح اس نے چاہا کر لیا تو وہ بھی رضامندی کے حکم میں ہے۔ (مالگیری)

مسئلہ اگر کسی کو احتلام ہونے یا کسی خوبصورت عورت کو دیکھنے یا کسی جانور کی فرج کو ہاتھ لگانے سے یا تصور و خیال کرنے سے انزال ہو گیا اور وہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس لئے اس نے کوئی چیز کھائی تو اس پر صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ اگر کسی نے اپنی مقعد میں یا عورت نے اپنی فرج یا مقعد میں انگلی داخل کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اگر انگلی پانی یا تیل میں بھیگی ہوئی ہو تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا لازم ہوگی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ عورت کو پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ یا کوئی چیز ڈالنا درست نہیں۔ اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ کسی ضرورت سے دانی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی



انگلی ڈالی پوساری انگلی یا تھوڑی انگلی کھانے کے بعد پھر اندر کر دی تو روزہ جاتا رہا لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد دوبارہ اندر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا ہاں اگر پہلے ہی دفعہ انگلی پانی یا تیل وغیرہ میں بھیگی ہوئی تھی تو پہلے ہی دفعہ کے کرنے میں روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ مرد اپنے پیشاب کے مقام میں کوئی دوا ڈالے یا پچکاری لگائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بشرطیکہ شانہ تک نہ پہنچے (یعنی عضو تناسل میں دوا پانی وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔) (عالمگیری جلد اول)

مسئلہ جس شخص نے تیل کا حقہ (انیہا) لیا یا ناک میں تیل چڑھایا یا کان میں ٹپکایا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا۔ اور کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اگر اس نے حقہ خود نہ لیا اس کی بے خبری میں کسی نے کر دیا یا اس کے کان میں ٹپکا دیا تب بھی روزہ ٹوٹ جائیگا۔ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری جلد اول)

**جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے انکا بیان** | حیض آگیا یا پچہ

پیدا ہوا اور نفاس ہو گیا تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔ مسئلہ رات کو پاک ہو گئی تو اب صبح کو روزہ نہ پھوٹے اگر رات کو نہ نہائی تب بھی روزہ رکھ لیوے اور صبح کو نہائیوے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزے کی نیت کرنا درست نہیں لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے۔ اب دن بھر روزہ داروں کی طرح

ہنا چاہیے۔

حیض اور استحاضہ کا بیان | مسئلہ ہر مہینے میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے۔ اس کو حیض

کہتے ہیں۔ (ہدایہ ص ۶۲)

مسئلہ کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے۔ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے تو بے دن دس سے زیادہ

آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ (ہدایہ ص ۶۲)

مسئلہ اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں۔ جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں جیسے جمعہ کو سورج نکلنے کے وقت خون آیا اور دوشنبہ کو سورج نکلنے سے

ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (رشامی ص ۶۲)

مسئلہ حیض کی مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، خاکی یعنی مثالیہ سیاہ چونک آدے حیض ہے جب تک گدی بالکل سپید نہ دکھائی دے اور جب بالکل سپید رہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔ (در مختار ص ۶۶)

مسئلہ نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا ہے۔ اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آوے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ

اگر بچپن کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سُرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو بچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جاویں گے۔ اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (عالمگیر ص ۲۲)

مسئلہ کسی کو ہمیشہ تین یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینے میں زیادہ آگیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس سے بھی بڑھ گیا تو بچے دن پہلے سے عادت کے ہیں آتا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن رات سے ایک لمحہ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔ مسئلہ ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آئے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن حیض آتا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ (شامی ص ۲۹)

مسئلہ کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن

میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استضافہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے اور دیکھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہو گئی۔ (شامی ص ۲۹)

مسئلہ کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا۔ اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے۔ اسلئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے۔ اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہیے۔ کسی ایسے دیسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پوچھے۔ (شامی درمختار ہدایہ ص ۲۶)

مسئلہ کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم ہوئے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آدے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استضافہ ہے۔ (شامی ص ۲۹)

مسئلہ کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا۔ کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لیکر دس دن رت حیض ہے۔ اس کے بعد میں دن استضافہ ہے۔ اسی طرح برابر دس دن حیض اور میں دن استضافہ سمجھا جاوے گا۔ (ہدایہ ص ۲۶)

مسئلہ دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جاوے تو جتنے مہینے تک خون نہ آوے گا پاک رہے گی۔ (شامی ص ۲۹)

مسئلہ اگر کسی کو تین دن تین رات خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک ہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد

میں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاک کا زمانہ ہے۔  
 مسئلہ اور ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو  
 دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن پاک کا زمانہ ہی ہے اور دھڑا دھڑا ایک یا  
 دو دن جو خون آیا وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (ایضاً)  
 مسئلہ اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک ہی آگیا  
 بلکہ اعتبار نہیں بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری  
 رہا سو جتنے دن حیض کے آنے کی عادت ہوا اتنے دن تو حیض کے ہیں باقی  
 سب استحاضہ ہے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینہ کی پہلی اور دوسری  
 اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے۔ پھر کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ پہلی  
 تاریخ خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے  
 کہ سولہ دن برابر خون آتا رہا۔ سو اس میں سے تین دن اول کے تو حیض  
 کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔ اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ حیض  
 کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن  
 بعد کے استحاضہ کے ہیں۔ اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون  
 آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔ (شامی ص ۲۹۸)  
 مسئلہ حل کے زمانہ میں جو خون آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ  
 ہے۔ چاہے جے دن آوے۔ (شامی ص ۲۹۸)

مسئلہ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی  
 استحاضہ ہے بلکہ جب تک آدھے سے زیادہ نہ نکل آوے تب تک جو خون

آدے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔ (ہدایہ ص ۶۳)

**حیض کے احکام کا بیان** مسئلہ حیض کے زمانہ میں نماز

پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں آتا

فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے۔ پاک ہونے کے بعد بھی اس کی

قضا واجب نہیں ہوتی۔ لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد

قضا رکھنے پڑیں گے۔ (ہدایہ ص ۶۳)

مسئلہ اگر فرض نماز پڑھتے میں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی۔

پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سفت میں حیض آگیا تو

اس کی قضا پڑھنا پڑے گی اور اگر آدھے روزے کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ

ٹوٹ گیا۔ جب پاک ہو تو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجائے تو اس کی

بھی قضا رکھے۔ (ہدایہ ص ۶۳)

مسئلہ اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے

تب بھی معاف ہوگئی۔ (شامی ص ۱۳)

مسئلہ حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست

نہیں اور صحبت کے سوا اور سب باتیں درست ہیں۔ یعنی ساتھ کھانا پینا

لیٹنا وغیرہ درست ہے۔ (درمختار ص ۱۹۳)

مسئلہ کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت

تھی اتنے ہی دن خون آیا۔ پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا نہ بیوسے تب تک

صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گزر جائے

کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جاوے تب صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں۔ (ہدایہ ص ۶۳۱)

مسئلہ اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آئے بند ہو گیا تو نہانے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو لیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آ جاوے۔

مسئلہ اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جائے اُسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے۔ چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو۔ (ہدایہ ص ۶۳۲)

مسئلہ اگر ایک یا دو دن آئے خون بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آ جاوے گا تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ استفاضہ تھا۔ سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی ہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے۔ اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جاوے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی اور یوں کہیں گے

کہ عادت بدل گئی اس لئے یہ سب دن حیض کے ہوں گے اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط مین ہی دن تھے یہ سب استخاضہ ہے۔ پس گیارہویں دن نہادے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ (نشامی ص ۳۱)

مسئلہ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہادھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے۔ اس کی قضا پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔ (ہدایہ ص ۳۱)

مسئلہ اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے



تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ اور اگر دس دن سے حیض کم آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پیرتی سے غسل تو کر لے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پاو گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو تہا لیوے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اس کی تفصیل دیکھئے۔ (در مختار ص ۲۰۵)

مسئلہ جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آدے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر کوئی سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلے پاوے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم نہ لگا دیں گے۔ جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آ جاوے یا روئی وغیرہ چپ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا۔ (شامی ص ۲۶۹)

مسئلہ پاک عورت نے راج کو فرج میں گدھی رکھ لی تھی۔ جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے۔ (در مختار ص ۱۵۲)

استحاضہ کے احکام کا بیان | مسئلہ استحاضہ کا حکم ایسا ہے

جیسے کسی کی نکیسہ پھوٹے اور بند نہ ہو ایسی عورت نماز بھی پڑھے روزہ بھی رکھے قضا نہ کرنی چاہیے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔ (عالمگیری ص ۳۶۲)  
نوٹ ۱۔ استحاضہ کے احکام بالکل معذور کے احکام کی طرح ہیں۔

**نفس کا بیان** | مسئلہ بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو ایک آدھ گھنٹہ آکر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔ (م ہدایہ ص ۵۷)

مسئلہ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جھننے کے بعد نہانا واجب ہے۔ (در مختار مشرق)

مسئلہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا اس وقت جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی۔ نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے۔ قضا نہ کرے لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔ (ایضاً)  
مسئلہ کسی کا حل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنایں گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں۔ پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔ (عالمگیری ص ۳۶۲)

مسئلہ اگر خون چالہ بن دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل ہی بچہ ہو تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور قضا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ پس چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے۔ خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو بچنے دن نفاس کی عادت ہوتے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔ (در مختار ۲۹)

مسئلہ کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے۔ لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہا دے اور اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے اس لئے اب غُسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ (شامی ۲۱)

مسئلہ اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جائے تو فوراً غُسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غُسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔ (شامی ۲۲)

مسئلہ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اس کی قضا رکھنا چاہیے۔ اور روزہ و نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلہ ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ (در مختار ۳۰)

مسئلہ اگر چہ ہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جائے گی۔ اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک ہینے

کے بعد ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حساب نہ کریں گے۔ (در مختار ص ۳۱)

**نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان** | مسئلہ جو عورت

سے ہوا اور جس پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر کلام مجید جزدان میں پلٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چوٹی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ نہ لی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اُسارے سے اُتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ جس کا وضو نہ ہو اس کو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔ (ہدایہ ص ۶۷)

مسئلہ جس روپیہ یا بیسہ میں یا طشتری میں یا تنویر میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا ان لوگوں کے لئے درست نہیں۔ البتہ اگر کسی تھیلی میں یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ کُتے کے دامن اور دوپٹے کے آئینل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال تو ایسے وغیرہ اس سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے۔ لیکن آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی سی آیت

کے برابر ہو جائے۔ (ہدایہ ص ۶۴، شامی ص ۳۱۲)

مسئلہ اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے۔ تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے۔ اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہ دعا رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا اِنْ لَيْسَ لَنَا بِدَعْوِكَ اِنْ لَيْسَ لَنَا بِدَعْوِكَ اِنْ لَيْسَ لَنَا بِدَعْوِكَ اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے (شامی ص ۳۱۲)

مسئلہ دعا منقوت کا پڑھنا بھی درست ہے۔ (عالمگیری ص ۲۴۱)  
مسئلہ اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہتھ کرنا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر آیت کا رواں کہلا دے۔ (عالمگیری ص ۲۴۱)

مسئلہ کلمہ اور ورد شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھنا منع نہیں ہے۔ یہ سب درست ہے۔

مسئلہ حیض کے زمانہ میں مقب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی گھرائے نہیں۔ (عالمگیری ص ۲۴۱)

مسئلہ کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہانے کا ایک ہی غسل دونوں کی طرف سے ہو جاوے گا۔ (قاضی خاں ص ۲۳)

**نجاست کے پاک کرنے کا بیان** | مسئلہ بدن میں پاکٹے

میں منی لگ کر سوکھ گئی تو کھرچ کر خوب مل ڈالنے سے پاک ہو جاوے گا اور اگر ابھی سوکھی نہ ہو تو فقط دھونے سے پاک ہوگی۔ لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اس کو دھونا چاہیے۔ (عالمگیری ص ۲۴)

**نماز کا بیان** | مسئلہ کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر

ہوش و حواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا کر دینا درست نہیں البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے اسی طرح دالی جنائی کو اگر یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا تو ایسے وقت میں دالی کو بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہیے۔ (درنما ص ۳۱)

**جوان ہونے کا بیان** | مسئلہ جب کسی لڑکی کو حیض آگیا یا ابھی

پہنچ رہا ہے یا پیٹ نہیں بھی رہا۔ لیکن خواب میں مرد سے صحبت کرتے دکھیا

اور اس سے مزہ آیا اور منی نکل آئی ان تینوں صورتوں میں وہ جوان ہو گئی  
روزہ وغیرہ شریعت کے سب حکم احکام اس پر لگا دے جا دیں گے اور اگر  
ان تینوں باتوں سے کوئی بات بھی نہیں پائی گئی لیکن اس کی عمر پورے  
پندرہ برس کی ہو چکی ہے تب بھی وہ جوان سمجھی جاوے گی۔ اور جو حکم جوان  
پر لگائے جاتے ہیں اب اس پر لگائے جا دیں گے۔ (رشامی ص ۳۶۳)

مسئلہ جوان ہونے کو شریعت میں بالغ ہونا کہتے ہیں۔ نو برس سے پہلے  
کوئی عورت جوان نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کو خون بھی آوے تو وہ حیض نہیں  
ہے بلکہ استحاضہ ہے جس کا حکم اور پر بیان ہو چکا ہے۔

**کفن آنے کا بیان** | مسئلہ اگر حمل گر جاوے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں  
منہ ناک وغیرہ عضو کچھ بنے نہ ہوں تو نہ نہلاوے  
اور نہ کفناوے کچھ بھی نہ کرے بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر  
گاڑ دے اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے ہیں تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ  
بچہ پیدا ہونے کا ہے۔ یعنی نام رکھا جاوے اور نہلا یا جاوے لیکن قاعدہ  
کے موافق کفن نہ دیا جاوے نہ نماز پڑھی جائے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر  
کے دفن کر دیا جاوے۔ (در مختار ص ۹۰)

مسئلہ لڑکے کا فقط سر نکلا اس وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کا  
وہی حکم ہے جو مردہ پیدا ہونے کا حکم ہے۔ البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا  
اس کے بعد مر تو ایسا سمجھیں گے کہ زندہ پیدا ہوا اگر سر کی طرف سے پیدا  
ہوا تو سینے تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا اور اگر اٹا پیدا

ہوا تو ناف تک نکلنا چاہیے۔ (شامی ۹۱۶)

**جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے انکا بیان** | مسئلہ کسی مرد نے کسی عورت سے زنا

کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدعتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا وہ مرد اس کی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔

مسئلہ رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا۔ اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دیدے۔

مسئلہ کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدعتی سے ہاتھ ڈال دیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گئی۔ اب کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی اور اگر سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ہاتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ جس عورت کے شوہر نہ ہو اور اس کو بدکاری سے حل ہو اس کا نکاح بھی درست ہے۔ لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا درست



نہیں البتہ جس نے زنا کیا تھا اگر اسی سے نکاح ہوا تو صحبت بھی درست ہے۔  
**مسئلہ** نکاح کی اطلاع ہونے پر جس صورت میں  
**ولی کا بیان** زبان سے کہنا ضروری ہو اور زبان سے عورت نے کہا  
 لیکن جب میاں اس کے پاس آیا تو صحبت سے انکار نہیں کیا تب بھی نکاح  
 درست ہو گیا۔

**مسئلہ** باپ اور دادا کے سوا کسی اور نے نکاح کر دیا تھا اور لڑکی کو  
 اپنے نکاح ہو جانے کی خبر تھی پھر جوان ہو گئی اور اب تک اس کے میاں  
 نے اس سے صحبت نہیں کی تو جس وقت جوان ہوئی ہے فوراً اسی وقت  
 اپنی ناراضی ظاہر کر دے کہ میں راضی نہیں ہوں یا یوں کہے کہ میں اس  
 نکاح کو باقی رکھنا نہیں چاہتی چاہے اس جگہ کوئی اور نہیں ہے نہ ہو بلکہ  
 بالکل تنہا بیٹی ہو ہر حال میں کہنا چاہیے۔ لیکن فقط اس سے نکاح نہیں  
 ٹوٹے گا شرعی حاکم کے پاس جاوے وہ نکاح توڑ دے تب نکاح ٹوٹے گا  
 جوان ہونے کے بعد اگر ایک دم ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو اب نکاح ٹوٹنے  
 کا اختیار نہ رہے گا اور اگر اس کو اپنے نکاح کی خبر نہ تھی۔ جوان ہونے کے  
 بعد خبر پہنچی تو جس وقت خبر ملی ہے فوراً اسی وقت نکاح سے انکار کر دے  
 ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو نکاح توڑ دانے کا اختیار جاتا رہے گا۔  
**مسئلہ** اور اگر اس کا میاں صحبت کر چکا تب جوان ہوئی تو فوراً جوان  
 ہوتے ہی خبر پاتے ہی انکار کرنا نہیں ہے۔ بلکہ جب تک اس کی ضمانت  
 کا محل معلوم نہ ہو گا تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی ہے چاہے۔

جتنا زمانہ گزر جاوے۔ ہاں جب اس نے صاف زبان سے کہہ دیا کہ میں منظور کرتی ہوں یا کوئی اور ایسی بات پائی گئی جس سے رضامندی ثابت ہوئی جیسے اپنے میاں کے ساتھ تنہائی میں میاں بی بی کی طرح رہی تو اب اختیار جاتا رہا اور نکاح لازم ہو گیا۔

**مہر کا بیان** مسئلہ کسی نے دس روپے یا بیس یا سو یا ہزار اپنی حیثیت کے موافق کچھ مہر مقرر کیا اور بی بی کو رخصت کر لایا اور اس سے صحبت کی یا صحبت تو نہیں کی لیکن تنہائی میں میاں بی بی کسی ایسی جگہ ہے جہاں صحبت کرنے سے روکنے والی اور منع کرنے والی کوئی بات نہ تھی تو پورا مہر جتنا مقرر کیا ہے ادا کرنا واجب ہے اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا یا لڑکی مرگئی تب بھی پورا مہر دینا واجب ہے۔ اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی اور مرد نے طلاق دیدی تو آدھا مہر دینا واجب ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ میاں بی بی میں اگر ویسی تنہائی ہو گئی جس کا اوپر ذکر ہوا یا دونوں میں سے کوئی مرگیا تو پورا مہر واجب ہو گیا اور اگر ویسی تنہائی اور یکجائی ہوئے سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تو آدھا مہر واجب ہو گیا۔

مسئلہ اگر دونوں میں سے کوئی بیمار تھا یا رمضان کا روزہ رکھے ہوئے تھا یا حج کا احرام باندھے ہوئے تھا یا عورت کو حیض تھا یا وہاں کوئی جھانکتا تاکتا تھا۔ ایسی حالت میں دونوں کی تنہائی اور یکجائی ہوئی تو ایسی تنہائی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس سے پورا مہر واجب نہیں ہوا۔ اگر طلاق مل جاوے تو آدھا مہر پانے کی مستحق ہے۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ نہ تھا بلکہ

قضایا نقل یا نذر کا روزہ دونوں میں سے کوئی رکھے ہوئے تھا۔ ایسی حالت میں تنہائی میں رہی تو پورا مہر پانے کی مستحق ہے۔ شوہر پر پورا مہر واجب ہوگا۔

مسئلہ شوہر نامرد ہے لیکن دونوں میاں بی بی میں ویسی تنہائی ہو چکی ہے تب بھی پورا مہر پادے گی۔ اسی طرح اگر ہیملے نے نکاح کر لیا پھر تنہائی اور یکجائی کے بعد طلاق دیدی تب بھی پورا مہر پادے گی۔

مسئلہ میاں بی بی میں تنہائی رہے لیکن لڑکی اتنی چھوٹی ہے کہ صحیح کے قابل نہیں یا لڑکا بہت چھوٹا ہے کہ صحبت نہیں کر سکتا تو اس تنہائی سے بھی پورا مہر واجب نہیں ہوا۔

مسئلہ کسی نے بیقاعدہ نکاح کر لیا تھا اس لئے میاں بی بی میں جدائی کرادی گئی جیسے کسی نے چھپا کے اپنا نکاح کر لیا۔ دو گواہوں کے سامنے نہیں کیا یا دو گواہ تو تھے لیکن ہرے تھے انھوں نے وہ نطق نہیں سنے جن سے نکاح بندھتا ہے یا کسی کے میاں نے طلاق دیدی تھی یا مر گیا تھا اور بھی عدت پوری نہیں ہونے پائی کہ اس نے دوسرا نکاح کر لیا یا کوئی اور ویسی ہی پے قاعدہ بات ہوئی اس لئے دونوں میں جدائی کرادی گئی لیکن ابھی مرد نے صحبت نہیں کی ہے تو کچھ مہر نہیں ملے گا بلکہ اگر ویسی تنہائی میں ایک جگہ سے سہے بھی ہوں تب بھی مہر نہ ملے گا۔ البتہ اگر صحبت کر چکا ہو تو مہر مثل دلایا جاوے گا۔ لیکن اگر کچھ مہر نکاح کے وقت ٹھہرا گیا تھا اور مثل اس سے زیادہ ہے تو وہی ٹھہرایا ہوا مہر ملے گا۔ ہر مثل نہ ملے گا۔

مسئلہ کسی نے اپنی بی بی بچہ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اسکو بھی ہر شے دینا پڑے گا اور اس صحبت کو زنا نہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا بلکہ اگر پیٹ رہے گا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اس کے نسب میں کچھ کمی نہیں ہے۔ اور اس کو حرامی کہنا درست نہیں اور جب معلوم ہو گیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے۔ اب بغیر عدت پوری کئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں اور عدت کا بیان آگے آوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ جتنے ہر ٹھگی دینے کا دستور ہے۔ اگر اتنا ہر ٹھگی نہ دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک اتنا نہ پا دے تب تک مرد کو ہمبستر نہ ہونے دے اور اگر ایک دفعہ صحبت کر چکا ہے تب بھی اختیار ہے کہ اب دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ قابو نہ ہونے دے اور اگر وہ اپنے ساتھ پر دیں لے جاتا چاہے تو بے اتنا ہر لے پر دیں نہ جائے اسی طرح اگر عورت اس حالت میں اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ پر دیں چلی جائے یا مرد کے گھر سے اپنے میکے چلی جائے تو مرد اس کو ردک نہیں سکتا اور جب اتنا ہر دے دیا تو اب شوہر کے بے اجازت کچھ نہیں کر سکتی بے مرضی پائے کہیں آنا جانا جائز نہیں اور شوہر کا جہاں جی چاہے اسے لے جا دے جانے سے انکار کرنا درست نہیں۔

مسئلہ اگر عورت مسلمان ہو گئی اور کافروں کے نکاح کا بیان مرد مسلمان نہیں ہو تو اب جب تک

پورے تین خفیہ آدیں تب تک دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں۔

**بیبیوں میں برابری کر نیکیا بیان** مسئلہ صحبت کرنے میں برابری کرنا واجب نہیں ہے کہ اگر اس کی

باری میں صحبت کی ہے تو دوسری کی باری میں صحبت کرے یہ ضروری نہیں۔

**رخصتی سے پہلے طلاق ہو جائیگی کیا بیان** مسئلہ جس عورت کی بھی رخصتی نہیں ہوئی یا رخصتی

تو ہوگئی مگر شوہر دیوی میں دیسی تنہائی دیکھائی نہیں ہوئی جس کا بیان ہر کے

باب میں آچکا ہے تو ایسی عورت کو شوہر اگر طلاق دیدے تو اس کو طلاق بائن

پڑے گی چاہے صاف نفلوں میں دی ہو یا گول نفلوں میں بہر صورت پہلی قسم

کی طلاق یعنی طلاق بائن ہی پڑے گی۔ اور ایسی عورت کیلئے طلاق کی عدت

بھی کچھ نہیں ہے۔ طلاق کے بعد فوراً ہی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

اور ایسی عورت کو ایک کے بعد دوسری طلاق دینے کا بھی مرد کو اختیار نہیں۔

اگر دے گا تو نہ پڑے گی البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں یوں کہدے کہ تجھ کو دو طلاق

ہیں یا تین طلاق تو جتنی دی ہیں سب پڑ گئیں لیکن تین طلاق پڑ جانے کی صورت

میں بغیر طلاق کے ان دونوں میں دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے اور اگر یوں

کہا کہ تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے تو ایک ہی طلاق پڑے گی اور اگر رخصتی کے بعد

عورت سے شوہر کی ہم بستری یا دیسی تنہائی ہوگئی جس کا بیان گذرا تو اس کو صاف

نفلوں میں ایک سے لے کر تین طلاق تک جتنی دی ہیں اتنی ہی پڑ جائیں گی

جس کا حکم یہ ہے کہ تین طلاق سے کم کی صورت میں تو ایسی عورت سے بغیر نکاح

کے رجعت کر سکتا ہے۔ مگر تین طلاق کے بعد وہ مطلق ہو کر اس کے نکاح سے بالکل نکل جائے گی۔

### تین طلاق دینے کا بیان

مسئلہ تین طلاق کے بعد اگر پھر اسی مرد کے ساتھ رہنا چاہے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی فقط ایک صورت ہے، وہ یہ کہ پہلے کسی اور مرد سے نکاح کر کے ہم بتر ہو پھر وہ جب دوسرا مرد مر جائے یا طلاق دیدے تو عدت پوری کر کے پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ بے دوسرا خاوند کے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی اگر دوسرا خاوند نہ تو کیا لیکن ابھی وہ صحبت نہ کرنے پایا تھا کہ مر گیا یا صحبت کرنے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں پہلے مرد سے جب ہی نکاح ہو سکتا ہے کہ دوسرے مرد نے صحبت بھی کی ہو۔ بغیر اس کے پہلے مرد سے نکاح درست نہیں خوب سمجھ لو۔

مسئلہ اگر دوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح ہو کہ صحبت کر کے عورت کو چھوڑ دے گا تو اس اقرار لینے کا اعتبار نہیں اس کو اختیار ہے چاہے چھوٹے یا نہ چھوٹے اور جب ہی چاہے چھوڑے اور یہ اقرار کر کے نکاح کرنا بہت گناہ اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوتی ہے لیکن نکاح ہو جاتا ہے تو اگر اس نکاح کے بعد دوسرے خاوند نے صحبت کر کے چھوڑ دیا یا مر گیا تو پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی۔

### کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

مسئلہ کسی نے اپنی عورت کو کہا اگر تجھ کو حیض آدے تو تجھ کو

طلاق۔ اس کے بعد اس نے خون دیکھا تو ابھی سے طلاق کا حکم نہ لگا دیں گے بلکہ جب پورے تین دن تین رات خون آتا رہے تو تین دن تین رات کے بعد یہ حکم لگا دیں گے کہ جس وقت سے خون آیا تھا اسی وقت طلاق پڑگئی تھی اور اگر یوں کہا ہو جب تجھ کو ایک حیض آدے تو تجھ کو طلاق تو حیض کے ختم ہونے پر طلاق پڑے گی۔

طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی وک کہنے کا بیان مسئلہ رجعت کا ایک طریقہ یہ

بھی ہے کہ زبان سے تو کچھ نہیں کہا لیکن اس سے رجعت کر لیا یا اس کا بوسہ لیا پیار کیا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو ان سب صورتوں میں پھر وہ اس کی بی بی ہو گئی پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے لئے طلاق کی عدت تین حیض ہیں جب تین حیض پورے ہو چکے تو عدت گزر چکی۔ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو اب سمجھو کہ اگر تیسرا حیض پورے دس دن آیا ہے تب تو جس وقت خون بند ہوا اور دس دن پورے ہوئے اسی وقت عدت ختم ہو گئی اور وک کہنے کا جواختیار مرد کو تھا جاتا رہا چاہے عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہو گیا لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا اور نہ کوئی نماز اس کے اوپر واجب ہوئی تو اب بھی مرد کا اختیار باقی ہے۔ اب بھی اپنے قصد سے باز آدے گا تو وہ پھر اس کی بی بی بن جاوے گی۔ البتہ اگر خون بند ہونے پر اس نے غسل کر لیا۔ یا غسل تو نہیں کیا لیکن ایک نماز کا

وقت گزر گیا یعنی ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو گئی۔ ان دونوں صورتوں میں مرد کا اختیار جاتا رہا۔ اب بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ مسئلہ جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو خواہ تنہائی ہو چکی ہو اسکو ایک طلاق دینے سے روک رکھنے کا اختیار نہیں رہتا کیونکہ اس کو جو طلاق دی جائے بائن پڑتی ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا اس کو خوب یاد رکھو۔ مسئلہ اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں تو رہے لیکن مرد کہتا ہے کہ میں نے صحبت نہیں کی پھر اس اقرار کے بعد طلاق دیدی تو اب طلاق سے باز آنے کا اختیار اس کو نہیں۔

**بی بی کے پاس نہ جانکی قسم کھاتے کیا میان** | مسئلہ جس نے قسم کھائی ادویوں کہہ دیا خدا کی قسم اب صحبت نہ کروں گا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا قسم کھاتا ہوں کہ تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا اور کسی طرح کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے صحبت نہ کی تو چار مہینے کے گزرنے پر عورت پر طلاق بائن پڑ جاوے گی۔ اب بے نکاح کئے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے اور اگر چار مہینے کے اندر ہی اندر اپنی قسم توڑ ڈالی یا صحبت کر لی تو طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ ایسی قسم کھانے کو شرع میں ایلا کہتے ہیں۔ مسئلہ ہمیشہ کے لئے صحبت نہ کرنے کی قسم نہیں کھائی بلکہ فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی ادویوں کہہ خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا تو اس سے ایلا ہو گیا اس کا بھی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو



طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر چار مہینے سے پہلے صحبت کر لے تو قسم کا کفارہ دیوے اور قسم کے کفارہ کا بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم کھائی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اس سے ایلا نہ ہوگا۔ چار مہینے سے ایک دن بھی کم کر کے قسم کھا دے تب بھی ایلا نہ ہوگا البتہ تین دنوں کی قسم کھائی ہے اتنے دنوں پہلے پہلے صحبت کر لے تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر صحبت نہ کی تو عورت کو طلاق نہ پڑے گی اور قسم بھی پوری رہے گی۔

مسئلہ کسی نے فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی پھر اپنی قسم نہیں توڑی اسلئے چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی اور طلاق کے بعد پھر اسی مرد سے نکاح ہو گیا تو اب اس نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اب کچھ نہ ہوگا اور اگر ہمیشہ کے لئے قسم کھائی جیسے یوں کہہ دیا قسم کھاتا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا یوں کہنا کہ خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی۔ اگر تیسری دفعہ پھر اسی سے نکاح کر لیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس نکاح کے بعد بھی اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو تیسری طلاق پڑ جاوے گی۔ اور اب بغیر دوسرا خاوند کے اس سے نکاح بھی نہ ہو سکے گا البتہ اگر دوسرے یا تیسرے نکاح کے بعد صحبت کر لیا تو قسم ٹوٹ جاتی اور اب کبھی طلاق نہ پڑتی ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑتا۔

مسئلہ اگر اسی طرح آگے پیچھے تینوں نکاحوں میں تین طلاقیں پڑ گئیں اسکے بعد عورت نے دوسرا خاوند کر لیا۔ جب اس نے چھوڑ دیا تو عدت ختم کہہ کے پھر

اسی پہلے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے پھر صحبت نہیں کی تو اب طلاق نہ پڑیگی  
چاہے جب تک صحبت نہ کرے لیکن جب کبھی صحبت کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا  
پڑے گا کیونکہ قسم تو یہ کھائی تھی کہ کبھی صحبت نہ کروں گا وہ ٹوٹ گئی۔

مسئلہ اگر عورت کو طلاق بائن دیدی پھر اس سے صحبت نہ کرنے کی قسم  
کھائی تو ایلا نہیں ہوا، اب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو  
طلاق نہ پڑے گی۔ لیکن جب صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا  
اگر طلاق رجعی دینے کے بعد عدت کے اندر ایسی قسم کھائی تو ایلا ہو گیا۔ اب اگر  
رجعت کرے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑ جاوے گی اور  
اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دیوے۔

مسئلہ خدا کی قسم نہیں کھائی بلکہ یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ کو طلاق  
پڑے تب بھی ایلا ہو گیا صحبت کرے گا تو رجعی طلاق پڑ جاوے گی۔ اور قسم کا کفارہ  
اس صورت میں نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق بائن  
پڑ جاوے گی اور اگر یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک دم ہے  
یا ایک روزہ ہے یا ایک روپیہ کی خیرات ہے یا ایک قربانی ہے تو ان سب  
صورتوں میں بھی ایلا ہو گیا۔ اگر صحبت کرے گا تو جو بات کہی ہے وہ کنی پڑیگی  
اور کفارہ نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے بعد طلاق پڑ جاوے گی۔

مسئلہ کسی نے اپنی بی بی سے  
بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان  
یا یوں کہا تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو میرے نزدیک ماں کے برابر ہے

اب تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے ماں کی طرح ہے تو دیکھو اس کا کیا مطلب ہے اگر یہ مطلب لیا کہ تنظیم میں بزرگی میں ماں کی برابر ہے یا یہ مطلب لیا کہ تو بالکل بڑھیا ہے۔ عمر میں تو میری ماں کے برابر ہے تب تو اس کے کہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر اس کے کہتے وقت کچھ نیت نہیں کی اور کچھ مطلب نہیں لیا یوں ہی بک دیا تب بھی کچھ نہیں ہوا اگر اس کہنے سے طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت کی ہے تو اس کو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اگر طلاق بچے کی بھی نیت نہیں کی تھی اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہیں تھا بلکہ مطلب فقط اتنا ہے کہ اگرچہ تو میری بی بی ہے اپنے نکاح سے تجھ کو الگ نہیں کرتا لیکن اب تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ تجھ سے صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ بس ردی پڑا لے اور پڑی رہ غریبہ اس کے چھوڑنے کی نیت نہیں فقط صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ اس کو شرع میں ظہار کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ وہ عورت رہے گی تو اسی کے نکاح میں لیکن مرد جب تک اس کا کفارہ نہ ادا کرے تب تک صحبت کرنا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگانا منہ چومنا پیار کرنا حرام ہے جب تک کفارہ نہ دے گا تب تک وہ عورت حرام رہے گی چاہے بے برس گزر جائیں۔ جب مرد کفارہ دے دیے تو دونوں میاں بی بی کی طرح رہیں۔ پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں اور اس کا کفارہ اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح ردزہ توڑنے کا کفارہ دیا جاتا ہے۔

مسئلہ اگر کفارہ دینے سے پہلے ہی صحبت کر لی تو پڑا گناہ ہوا اللہ تعالیٰ

سے تو بہ استعفار کرے اور اب سے پکا ارادہ کرے کہ اب بے کفارہ دینے پھر  
کبھی مجھے نہ کروں گا اور عورت کو چاہیے کہ جب تک مرد کفارہ نہ دے تب  
تک اس کو اپنے پاس نہ آنے دے۔

مسئلہ اگر بہن کے برابر یا بیٹی یا بھوپتی یا اگر کسی ایسی عورت کے برابر کہ جس  
جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ حرام ہوتا ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔  
مسئلہ کسی نے کہا تو میرے لئے سوئے کے برابر ہے۔ تو اگر طلاق دینے اور  
چھوڑنے کی نیت تھی تب تو طلاق پڑ گئی اور اگر ظہار کی نیت کی یعنی یہ مطلب لیا  
کہ طلاق نہیں دیتا لیکن صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کئے لیتا ہوں تو کچھ نہیں  
ہو اسی طرح اگر کچھ نیت نہیں کی ہو تب بھی کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ اگر ظہار میں چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک صحبت نہ کی  
اور کفارہ نہ دیا تو طلاق نہیں پڑی اس سے ایلا نہیں ہوتا۔  
مسئلہ جب تک کفارہ نہ دیوے تب تک دیکھنا بات چیت کرنا حرام نہیں  
البتہ پیشاب کی جگہ کو دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ اگر ہمیشہ کے لئے ظہار نہیں کیا بلکہ کچھ مدت مقرر کر دی جیسے یوں  
کہا سال بھر کے لئے یا چار مہینے کے لئے تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جتنی  
مدت مقرر کی ہے اتنی مدت تک ظہار رہے گا۔ اور اگر اس مدت کے اندر  
کرنا چاہے تو کفارہ دیوے اور اگر اس مدت کے بعد صحبت کرے تو کچھ نہ  
دینا پڑے گا۔ عورت حلال ہو جاوے گی۔

مسئلہ ظہار میں بھی اگر نورا انشاء کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی ظہار نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا تو کچھ نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی غیر عورت سے ظہار کرے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے تو بھی کچھ نہیں ہوا اب اس سے نکاح کرنا درست ہے۔

مسئلہ ظہار کا لفظ اگر کئی دفعہ کہے بیسے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی کہا کہ تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جیسے دفعہ کہا ہے اتنے کفارے دینے پڑیں گے البتہ اگر دوسرے اور تیسرے مرتبہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت کی ہوئے سرے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک ہی کفارہ دیوئے۔

مسئلہ اگر کئی عورتوں سے ایسا کہا تو بے بیبیاں ہوں اتنے کفارے دے۔ مسئلہ اگر برابر کا لفظ نہیں کہا نہ مثل اور طرح کا لفظ کہا بلکہ یوں کہا کہ تو میری ماں ہے یا یوں کہا کہ تو میری بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوا۔ عورت حرام نہیں ہوتی لیکن ایسا کہنا بڑا اور گناہ ہے۔ اسی طرح پکارتے وقت یوں کہنا میری بہن فلانا کام کر دیا یہ بھی بڑا ہے مگر اس سے کچھ نہیں ہوتا۔

مسئلہ کسی نے یوں کہا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں۔ یا یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں۔ اس سے کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ اگر یوں کہا تو میرے لئے ماں کی طرح حرام ہے تو اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر ظہار کی نیت کی ہو یا کچھ نیت نہ کی ہو تو ظہار ہو جاوے گا۔ کفارہ دے کر صحبت کرنا درست ہے

**کفارہ کا بیان** | مسئلہ ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں وہاں

ہم نے خرب کھول کھول کر بیان کیا ہے وہی نکال کر دیجے لو۔ اب یہاں بعض ضروری باتیں جو دہاں بیان نہیں ہوئیں یہاں ہم بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ اگر طاقت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگاتا رکھے۔ بیچ میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پادے اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے۔ اگر روزے ختم ہونے سے پہلے اسی عورت سے صحبت کر لی تو اب سب روزے پھر سے رکھے چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو یا رات کو اور چاہے قصد ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب کا ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ اگر شروع ہی نہ پہلی تاریخ سے روزے رکھنا شروع کئے تو پورے دو مہینے روزے رکھے چاہے پورے ساٹھ دن ہوں اور تیس دن کا مہینہ ہو یا اس سے کم دن ہوں و دونوں طرح کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر پہلی تاریخ سے روزے رکھنا نہیں شروع کئے تو پورے ساٹھ دن روزے رکھے۔

مسئلہ اگر کفارہ روزے سے ادا کر رہا تھا اور کفارہ پورے ہونے سے پہلے دن کو یا رات کو بھولے سے ہم بستر ہو گیا تو کفارہ دہرانا پڑے گا۔

مسئلہ روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقتہ کھانا کھلائے یا کپا اتاج دیدے اگر سب فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کر لی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت میں کفارہ دہرانا نہ پڑے گا اور کھانا کھلانے کی سب وہی صورت ہے جو بیان ہو چکی ہے۔

مسئلہ کسی کے ذمہ ظہار کے دو کفارے تھے اس نے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گیہوں دے دیدیئے اور یہ سمجھا کہ ہر کفارے سے دو دو سیر تیار ہوں

اس لئے دونوں کفارے ادا ہو گئے۔ تب بھی ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔ دوسرا کفارہ پھر دیوے اور اگر ایک کفارہ روزہ توڑنے کا تھا دوسرا طہار کا نہیں ایسا کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔

**لعان کا بیان** مسئلہ جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگا دے یا جوڑ کا پیدا ہوا اس کو کہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں ہے نہ معلوم کس کا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی اور شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے تو حاکم دونوں سے قسم لیوے پہلے شوہر سے اس طرح کہلا دے میں خدا کو گواہ کہے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اس کو لگائی ہے اس میں سچا ہوں۔ چار دفعہ شوہر اسی طرح کہے پھر پانچویں دفعہ کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار دفعہ اس طرح کہے میں خدا کو گواہ کہے کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے۔ جب دونوں قسم کھائیوں تو حاکم دونوں میں جدائی کر دے گا۔ اور طلاق بائن پڑ جاوے گی۔ اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جاوے گا ماں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس قسم قسمی کو شرع میں لعان کہتے ہیں۔

**عدت کا بیان** مسئلہ جب کسی کامیاں طلاق دیدے یا طلع دیا وغیرہ کسی اور طرح سے نکاح ٹوٹ جائے یا شوہر مر جائے تو ان سب صورتوں میں تھوڑی مدت تک عورت کو ایک گھر میں رہنا پڑتا ہے۔

جب تک یہ مدت ختم نہ ہو سکے تب تک کہیں اور نہیں جاسکتی نہ کسی اور مرد سے اپنا نکاح کر سکتی ہے جب وہ مدت پوری ہو جائے تو جو جی چاہے کرے اس مدت گزرنے کو عدت کہتے ہیں۔

مسئلہ اگر میں نے طلاق دیدی تو تین حیض آنے تک شوہر ہی کے گھر میں جس میں طلاق ملی ہے وہیں بیٹھی رہے۔ اس گھر سے باہر نہ نکلے نہ دن کو نہ رات کو نہ کسی دوسرے سے نکاح کرے جب پورے تین حیض ختم ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی۔ اب جہاں جی چاہے جائے۔ مرد نے خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو تین طلاقیں دی ہوں اور طلاق بائن دی ہو یا تری سب کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی جس کو ابھی حیض نہیں آتا تھا اتنی بڑھا ہے کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہے ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں تین مہینے بیٹھی رہے۔ اس کے بعد اختیار ہے جو چاہے کرے۔

مسئلہ کسی لڑکی کو طلاق مل گئی اس نے مہینوں کے حساب سے عدت شروع کی پھر عدت کے اندر ہی ایک یا دو مہینے کے بعد حیض آگیا تو اب پورے تین حیض آنے تک بیٹھی رہے جب تک تین حیض نہ پورے ہوں عدت ختم ہوگی۔

مسئلہ اگر کسی کو پیٹ ہے اور اسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے یہی اس کی عدت ہے جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہو گئی۔ طلاق ملنے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اگر بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔



مسئلہ اگر کسی نے حیض کے زمانہ میں طلاق دیدی تو جس حیض میں طلاق دی ہے اس حیض کا کچھ اعتبار نہیں اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔

مسئلہ طلاق کی عدت اس عورت پر ہے جس کو صحبت کے بعد طلاق ملی ہو یا صحبت تو ابھی نہیں ہوئی مگر میاں بی بی میں تنہائی دیکھائی ہو چکی ہے تب طلاق ملی چاہے ویسی تنہائی ہو جس سے پورا مہر دلایا جاتا ہے۔ یا ویسی تنہائی ہو جس سے پورا مہر واجب نہیں ہو تا بہر حال عدت بیٹھنا واجب ہے اور اگر ابھی بالکل کسی قسم کی تنہائی نہ ہونے پائی تھی کہ طلاق مل گئی تو ایسی عورت پر عدت نہیں جیسا کہ اوپر آچکا ہے۔

مسئلہ غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکے سے صحبت کر لی۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہوگا۔ جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں پر گناہ ہوگا۔ اس کی عدت بھی یہی ہے جو ابھی بیان ہوئی۔ اگر اسی دن بیٹھ رہ گیا تو بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے یہ بچہ حرامی نہیں۔ اس کا نسب ٹھیک ہے جس نے دھوکے سے صحبت کی ہے اسی کا لڑکا ہے۔

مسئلہ کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا۔ جیسے کسی عورت سے نکاح کیا تھا پھر معلوم ہوا کہ اس کا شوہر ابھی زندہ ہے اور اس نے طلاق نہیں دی یا معلوم ہوا کہ اس مزد و عورت نے بچپن میں ایک عورت کا دودھ پیلا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مرد نے اس سے صحبت کر لی پھر حال کھلنے کے بعد جدائی ہو گئی تو بھی عدت بیٹھنا پڑے گا۔ جس وقت سے مرد نے توہر کے بعد جدائی اختیار کی

اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی اور اگر ابھی صحبت نہ ہونے پائی ہو تو عدت واجب نہیں بلکہ ایسی عورت سے اگر خوب تنہائی و کجائی بھی ہو چکی ہو تب بھی عدت واجب نہیں۔ مدت جیسی ہے کہ صحبت ہو چکی ہو۔

مسئلہ عدت کے اندر کھانا پکڑا اسی مرد کے ذمہ واجب ہے جس نے طلاق دی اور اس کا بیان ابھی طرح آگے آتا ہے۔

مسئلہ کسی نے اپنی عیت کو طلاق یا ن دی۔ یا تین طلاقیں دیدیں پھر عدت کے اندر دھوکہ میں اس سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک مدت اور واجب ہوگئی۔ اب تین حیض اور پورے کرے جب تین حیض اور گزر جائیں گے تو دونوں مدتیں ختم ہو جائیں گی۔

مسئلہ مرد نے طلاق یا ن دیدی اور جس گھر میں عدت بیٹھی ہے اسی میں رہ بھی رہتا ہے تو خوب ابھی طرح بددہ باندھ کر آؤ کرے۔

**موت کی عدت کا بیان** | مسئلہ کسی کا شوہر مر گیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے۔ شوہر کے

مرنے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی اسی گھر میں رہنا چاہیے۔ باہر نکلنا درست نہیں البتہ اگر کوئی غریب عورت ہے جس کے پاس گزارے کے موافق خرچ نہیں اس نے کھانا پکانے وغیرہ کی نوکری کر لی اس کو جانا اور نکلنا درست ہے۔ لیکن رات کو اپنے گھر ہی میں رہا کرے چاہے صحبت ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے کسی قسم کی تنہائی و کجائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ اور چاہے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ سب کا ایک حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہیے۔

البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے سختی اس حالت میں شوہر را تو بچہ پیدا ہونے تک مدت بیٹھے۔ اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی

مسئلہ گھر بھر میں جہاں جی چاہے رہے یہ جو دستور ہے کہ خاص ایک جگہ مقرب کر کے رہتی ہے کہ غمزدہ کی چار پائی اور خود غمزدہ وہاں سے ملنے نہیں پاتی یہ بالکل مہمل اور داہیات ہے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔

مسئلہ شوہر نابالغ بچہ تھا اور جب مرا تو اس کو پیٹ تھا تب بھی اس کی عدت بچہ ہونے تک ہے لیکن یہ لڑکا حرامی ہے شوہر کا نہ کہا جاوے گا۔

مسئلہ اگر کسی کامیاب چاند کی پہلی تاریخ کو مرا اور عورت کو حل نہیں تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے اور اگر پہلی تاریخ کو نہیں مرا ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنا چاہیے اور طلاق کی عدت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہے اور چاند کی پہلی تاریخ طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کر لے چلے آئیں۔ چاند ہو یا تیس کا اور اگر پہلی تاریخ کو طلاق نہیں ملی ہے تو ہر مہینہ تیس دن کا لگا کر تین مہینے پورے کرے۔

مسئلہ کسی نے بے قاعدہ نکاح کیا تھا جیسے بے گواہوں کے نکاح کر لیا یا بہنوئی سے نکاح ہو گیا اور اس کی بہن بھی اب تک اس کے نکاح میں ہے تو پھر وہ شوہر مر گیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا مرد کے مرنے سے چار مہینے دس دن عدت نہ بیٹھے بلکہ تین حیض تک عدت بیٹھے حیض نہ آتا ہو

تو تین مہینے۔ اور حل ہے ہو تو بچہ ہونے تک بیٹھے۔

مسئلہ کسی نے اپنی بیماری میں طلاق بائن دیدی اور طلاق کی عدت ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مر گیا تو دیکھو طلاق کی عدت بیٹھنے میں زیادہ دن لگیں گے یا موت کی عدت پوری کرنے میں جس عدت میں زیادہ دن لگیں گے وہ عدت پوری کرے اور اگر بیماری میں طلاق رجعی دی ہے اور ابھی عدت طلاق کی نہ گزری تھی کہ شوہر مر گیا تو اس عورت پر وفات کی عدت لازم ہے۔ مسئلہ کسی کامیاں مر گیا مگر اس کو خبر نہیں ملی۔ چار مہینے دس دن گزر چکے کے بعد خبر آئی تو اس کی عدت پوری ہو چکی۔ جب سے خبر ملی ہے تب سے عدت میٹھنا ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر شوہر نے طلاق دے دی مگر اس کو نہ معلوم ہوا بہت دنوں کے بعد خبر ملی مہنی عدت اس کے ذمہ تھی وہ خبر ملنے سے پہلے ہی گزر چکی تو اس کی بھی عدت پوری ہو گئی۔ اب عدت میٹھنا واجب نہیں۔

مسئلہ کسی کام کے لئے گھر سے باہر کہیں گئی تھی یا اپنی پڑوسن کے گھر گئی تھی کہ اتنے میں اس کا شوہر مر گیا۔ اب فوراً وہاں سے چلی آدے اور جس گھر میں رہتی تھی وہیں رہے۔

مسئلہ مرنے کی عدت میں عورت کو ردی کیڑا نہ دلایا جائے گا۔ اپنے پاس سے خرچ کرے۔

مسئلہ بعض جگہ دستور ہے کہ میاں کے مرنے کے بعد سال بھر تک عدت کے طور پر بیٹھی رہے یہ بالکل حرام ہے۔

**روٹی پٹرے کا بیان** | مسئلہ بی بی بہت چھوٹی ہے کہ صحت کے قابل نہیں تو اگر مرد نے کام کاج کے لئے اس کو اپنے گھر رکھ لیا تو اس کا روٹی پٹرے مرد کے ذمہ واجب ہے اور اگر نہ رکھ سکے بیچ دیا تو واجب نہیں۔ اور اگر شوہر چھوٹا نابالغ ہو لیکن عورت بڑی ہے تو روٹی پٹرے لے گا۔

**رہنے کیلئے گھر ملنے کا بیان** | مسئلہ اگر نکاح عورت ہی کی وجہ سے ہو گیا جیسے سوتیلے لڑکے سے بچپن میں یا جوانی کی خواہش سے ہاتھ لگا یا کچھ اور نہیں ہو اس لئے مرد نے طلاق دیدی یا وہ بد دین کافر ہو گئی۔ اسلام سے بچ گئی اس لئے نکاح ٹوٹ گیا تو ان سب صورتوں میں عدت کے اندر اس کو روٹی پٹرے لے گا البتہ رہنے کا گھر لے گا۔ ہاں اگر وہ خود ہی چلی جائے تو اور بات ہے پھر نہ دیا جاوے گا۔

**لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان** | مسئلہ میاں پر دیسی میں رہا اور عدت ہو گئی برسیں گزر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تب بھی وہ حرامی نہیں۔ اسی شوہر کا ہے۔ البتہ وہ خبر پا کر انکار کر دے تو لعان کا حکم ہوگا۔

تمتہ بالخیر

## یکمیا ئے سعادت

جو الاسلام امام غزالیؒ کی وہ لافانی کتاب ہے۔ جو صدیوں سے نہایت دلنشین اور فزانی انداز میں دین اسلام کا مکمل و صحیح رویہ تعارف کرا رہی ہے ہر وہ خوبی جو انسان کی دنیوی زندگی کو وقار عکس اور سلیقہ سکھاتی ہے اور آخرت کی بھلائیاں ملانے والی ہے۔ اور ہر وہ برائی جو انسان کو اخلاق المخلوقات کے مقام بلند سے گرا کر جہنمات کی سطح پہلے آتی اور عاقبت کو خودوش بنا دیتی ہے اس پر اس کتاب میں نہایت تفصیل اور خوبی سے بحث کی گئی ہے۔ دنیا و آخرت کی فلاح کے لئے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔

معروف عالم اور ادیب جناب سعید الرحمن علی نے اسے براہ راست فارسی سے ترجمہ کیا ہے۔

آج کا کیا ہمایہ ترجمہ پرانے تراجم کے مقابلے میں بہت سلیس اور عام فہم ہے۔ اور یہی ترجمے کی جدت اس کتاب کی بڑی خوبی ہے۔ یکمیا ئے سعادت کی اشاعت کو دنیوی اور اخروی سعادت تصور کرتے ہوئے ہم نے اس کی کتابت اور طباعت نہایت روشن اور واضح کروائی ہے۔ اور کافہ سفید استعمال کیا ہے۔ جس کی بدولت کتاب سے استفادہ کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔

## بہشتی زیور

یہ کتاب جس کے بارے میں کچھ تعارفی کلمات لکھنا سوچ کر پڑھا دکھانے کے مترادف معلوم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ سے مسلمان گھرانوں میں خواتین کے لیے دینی معلومات کے خزانہ کا کام دے رہی ہے۔ برصغیر میں قرآن پاک کے بعد جہیز میں جو کتاب سب سے زیادہ دی گئی ہے۔ وہ یہی بہشتی زیور ہے۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس سے بچیوں کو دینی اور گھریلو ضرورت کے بارے میں تمام اہم معلومات یکجا جمع مل جاتی ہیں۔ اور ان سے استفادہ کرنا ان کے لیے کوئی مشکل نہیں رہتا اکثر دیندار گھرانوں میں پڑھنا لکھنا جانے کے بعد یہ کتاب پہلی کریم پڑھا دی جاتی ہے اور وہ جوانی کے دن شروع پڑھنے کے ساتھ ہی سطرین کی میڑھیل پر بھی قدم رکھ دیں۔ اس طرح یہ کتاب ان کے لیے اُسنده خوشگوار زندگی کا پیغامبر بن جاتی ہے۔ ہم نے اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ دلکش اور جہیز میں دیا جانے والا ایک قابل قدر تحفہ بنا دیا ہے۔